نئی قیود اور اصلاحات کو خوشی سے برداشت کرنا چاہئے

از
سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نئی قیود اور اصلاحات کو خوشی سے برداشت کرنا چاہئے

(افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ فرمودہ 26 دسمبر 1952ء بمقام ربوہ)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"پہلے مَیں اس جلسہ کے افتتاح کے لئے دُعا کر دیتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کو ان اغراض کے مطابق بنائے جن اغراض کے لئے اس نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی تھی اور تا کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں پر اپنے فضل اور رحمت سے ان دروازوں کو کھولے جن دروازوں کو کھولنا اِس جلسہ کے قیام کے ساتھ اس نے مقدر کیا تھا اور جس طرح اس نے اُن کو اس دُنیا کی باتیں سُننے کے لئے کان عطا فرمائے ہیں اسی طرح وہ ان کو دین کی باتیں سُننے کے لئے روحانی اور دل کے کان بھی عطا فرمائے اور قوتِ عملیہ جس کے بغیر ایمان کسی کام کا نہیں وہ ان کو عطا ہو اور ان کی زندگیاں خدا تعالیٰ کے منشاء اور اسلام کی تعلیم کے مطابق ہوں۔

بعض جماعتوں کی طرف سے باہر سے تاریں آئی ہیں جن میں اُنہوں نے درخواست کی ہے کہ جلسہ سالانہ کی دُعا کے موقع پر ان کے لئے بھی دُعا کی جائے۔ چنانچہ بورنیو کے شہر جیلٹن سے وہاں کی جماعت کی تار آئی ہے کہ یہاں نئی جماعت بن رہی ہے۔ دوست دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری امداد فرمائے۔ اسی طرح شیخ ناصر احمد صاحب کی سوئٹزرلینڈ سے تار آئی ہے، سیّد عبدالرحمن صاحب کی امریکہ سے تار آئی ہے، چوہدری عبدالرحمن صاحب کی لنڈن سے تار آئی ہے، حافظ بشیر الدین صاحب کی ماریشس سے تار آئی ہے، یہاں کی مقامی جماعتوں کی طرف سے بھی مختلف جگہوں سے

تاریں آئی ہیں جن کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ احباب اجمالی طور پر ان سب کو اپنی دُعاؤں میں شامل کر لیں۔ دُعا کے بعد مَیں چند الفاظ کہہ کر اس جلسہ کا افتتاح کروں گا اور پھر باقی پروگرام شروع ہوگا۔"

اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دُعا کروائی۔ دُعا سے فارغ ہونے پر فرمایا:-

"مَیں صرف چند منٹ بعض باتیں کہہ کر چلا جاؤں گا۔ ایک تو مَیں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ پچھلے کچھ دنوں سے شدید سردی اور خشک سردی کی وجہ سے میری طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ دردیں پھر شروع ہو گئی ہیں اور اسی طرح نزلہ کی شکایت ہو گئی ہے۔ دردوں کی وجہ سے مجھے ملاقاتوں میں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ مَیں بیٹھ نہیں سکتا اور نزلہ کی وجہ سے بولنے میں تکلیف ہوتی ہے اس لئے مَیں بول نہیں سکتا۔ پس ایک تو ملاقاتوں کے وقت احباب احتیاط سے چل کر آیا کریں تاکہ گرد نہ اُڑے۔ دوسرے دُعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ان دنوں میں ایسی توفیق عطا فرمائے کہ مَیں اپنے خیالات آپ تک پہنچا سکوں۔ باقی دوائیں جو درد کی وجہ سے مَیں نے شروع کی ہیں ان سے کچھ افاقہ بھی ہے چنانچہ آج پون گھنٹہ مَیں نے ملاقات کی اور مَیں اس غرض کے لئے بیٹھ سکا لیکن بعض دفعہ لمبی ملاقاتیں بھی ہوتی ہیں۔ دوسرے یہ دوائیں جو دردوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ان سے دل میں ضُعف پیدا ہوتا ہے اور اس وجہ سے مَیں زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتا لیکن بہر حال درد کی شدت کی وجہ سے چونکہ نہ مَیں بول سکتا ہوں اور نہ بیٹھ سکتا ہوں اس لئے دوائیں استعمال کرنی ہی پڑتی ہیں۔

اس کے بعد دو تین باتیں مَیں جلسہ کے متعلق اور کچھ منتظمین کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ آپ سے تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ اخبار میں مَیں نے اعلان کروا دیا تھا۔ آجکل خشک سردی پڑ رہی ہے اور اس سے نمونیہ وغیرہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے اپنے اوقات کو اس طرح خرچ کریں اور یہاں اس طرح اپنے دن گزاریں کہ آپ کو بلاوجہ موسم کی شدت کا مقابلہ نہ کرنا پڑے۔ مومن کی جان بڑی قیمتی چیز ہوتی ہے۔ آپ کو تو

خود تجربہ ہے کہ ایک ایک احمدی بنانے میں کتنے مہینے لگ جاتے ہیں۔ پس ایک احمدی کا اپنی جان بچانا کوئی معمولی بات نہیں۔ کیونکہ وہ آسانی سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ بڑی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔

دوسری بات مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ میں بعض قیود بڑھائی گئی ہیں کیونکہ اخراجات کے متعلق ہمارا اندازہ تھا کہ جلسہ سالانہ پر خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ پس مَیں نے منتظمین کو تاکید کی کہ چونکہ قحط کا موسم ہے اس لئے کھانے کو ضائع ہونے سے بچاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اخراجات اتنے زیادہ ہو جائیں کہ سلسلہ ان کو برداشت نہ کر سکے۔ بڑھنے والی جماعتوں کے متعلق ہمیشہ ترقی اور اصلاح کا خیال زیادہ رکھا جاتا ہے لیکن اس خیال میں بعض غلطیاں بھی ہوئیں۔ چونکہ نیا تجربہ ہے اس لئے دوستوں کو غلطیوں کی اصلاح کی توکوشش کرنی چاہئے لیکن ان غلطیوں پر چِڑنا نہیں چاہئے ورنہ جماعت کی تنظیم اور اس کی ترقی نہیں ہوسکتی۔ ترقی ہمیشہ اسی طرح ہوتی ہے کہ اصلاحات جاری کی جائیں اور پھر غلطیاں دیکھی جائیں اور ان غلطیوں کی اصلاح کرکے آئندہ کے لئے کوئی معیّن اور صحیح قدم اُٹھایا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو لوگوں کے ڈر کے مارے کوئی نیا قدم نہیں اُٹھایا جاسکتا اور نظام کی مضبوطی کے لئے کوئی نیا طریق اختیار نہیں کیا جاسکتا۔ پس جماعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ جماعت میں ہمیشہ نئی نئی اصلاحات کی جائیں۔ بے شک ان اصلاحات میں غلطیاں بھی ہوں گی دوست ان غلطیوں کو پکڑیں لیکن ان غلطیوں پر گھبرانا نہیں چاہئے ورنہ کام کرنے والے نئے قدم اُٹھانے سے گھبرائیں گے اور قوم ترقی نہیں کرسکے گی۔ پس آپ جرح ضرور کریں اور جب کوئی غلطی دیکھیں تو منتظمین کو توجّہ دلائیں تاکہ اس غلطی کی اصلاح کی جائے لیکن ساتھ ہی خوشی سے نئی قیود اور اصلاحات کو برداشت کریں کیونکہ ان قیود کا بڑھانا جماعت کی ترقی کی علامت ہے تنزل کی نہیں۔ اسی طرح کام کرنے والوں کو توجّہ دلانا بھی ضروری ہے اگرچہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ توجّہ دلانے کے باوجود بھی اصلاح نہیں کی جاتی۔ ابھی ایک دوست نے جو کراچی سے آئے ہوئے ہیں اور جنہوں نے صرف چند دن ہوئے بیعت کی ہے

کھانے کے متعلق شکایت کی۔ مَیں نے اس شکایت اور بعض دوسری شکایتوں کے لئے ایک کمیٹی بنادی کہ وہ نگرانی کرے اور کارکن مہمانوں کی ہر ضرورت کو پورا کر دیا کریں۔ اس کمیٹی کی طرف سے مجھے رپورٹ آئی کہ انتظام ہو گیا ہے لیکن پھر دوبارہ اسی دوست کی طرف سے شکایت آئی کہ ابھی تک انتظام نہیں ہوا۔ اس پر پھر توجہ دلائی گئی تو اُنہوں نے پھر رپورٹ کی کہ انتظام ہو گیا ہے۔ مگر ابھی مَیں تقریر کے لئے آرہا تھا تو پھر ان کی طرف سے شکایت آئی کہ کوئی بھی انتظام نہیں ہوا۔ اسی طرح جلسہ گاہ کے متعلق خود مَیں نے اس نقشہ کو دیکھ کر کہا کہ یہ مجھے پسند نہیں۔ یہ احتیاط سے گزر کر غیر اسلامی طریق کا جلسہ گاہ بن گیا ہے اور اسے مَیں پسند نہیں کرتا۔ اسلام ہمیں بے شک احتیاط کا حکم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خُذُوْا حِذْرَکُمْ [1] لیکن موجودہ جلسہ گاہ کی جو شکل ہے یہ تو ایسی ہی ہے جیسے بادشاہ اعلانوں کے لئے آتے ہیں تو لوگوں کو دُور دُور بٹھا دیا جاتا ہے۔ اتنا لمبا فاصلہ میرے نزدیک ہر گز اس حفاظت کے لئے ضروری نہیں جس حفاظت کا خدا تعالیٰ ہم سے تقاضا کرتا ہے۔

پہلوؤں کے متعلق مَیں نے کہا تھا کہ انہیں تنگ کرو اور یہاں لوگوں کو بیٹھنے کا موقع دو۔ اسی طرح سامنے والے حصّہ کے متعلق مَیں نے کہا تھا کہ اسے بھی تنگ کرو۔ جیسا کہ آپ لوگوں کو یاد ہو گا گزشتہ سال بھی بعض احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی تھیں لیکن اس وقت چاروں طرف لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک حملہ جس کی آجکل زیادہ احتیاط کی جاتی ہے پستول کا حملہ ہوتا ہے اور پستول کا حملہ ایسی چیز ہے کہ ایسے ہنگامہ میں اگر کوئی شخص فائر کرنا چاہے اور اس کے پاس بیٹھنے والے ذرا بھی ہوشیار ہوں تو وہ اس کے حملہ کو فوراً بے کار کر سکتے ہیں۔ پستول کا حملہ پچاس فٹ سے زیادہ فاصلے سے نہیں ہو سکتا۔ اِلَّا مَاشَاءَاللّٰہ۔ لیکن ایسا تو کبھی کبھی ہوتا ہے اور عزرائیل لوگوں کی جانیں نکالنے کے لئے ہر روز آتا ہے۔ پس جان نکالنا کوئی ایسی غیر معمولی چیز نہیں کہ اس کے لئے غیر معمولی احتیاط کی جائے۔ اب جلسہ گاہ میں بیٹھنے والے اتنے دُور دُور بیٹھے ہیں کہ ان کا اس قدر دُور بیٹھنا طبیعت پر سخت گراں گزرتا ہے اور زیادہ تو افسوس یہ ہے کہ باوجود میرے کہنے کے

اصلاح نہیں کی گئی۔ پس مَیں منتظمین سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک اس جلسہ گاہ کی اصلاح نہ کی گئی مَیں کل تقریر نہیں کروں گا۔ اگلی صف آگے آنی چاہئے اور پہلوؤں میں بھی لوگوں کے بیٹھنے کا انتظام ہونا چاہئے۔ اب تو ایسی شکل بنی ہوئی ہے جیسے بادشاہ اعلان کرنے کے لئے آتے ہیں تو لوگوں کو بٹھا دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شُبہ نہیں کہ احتیاط ضروری چیز ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی بے احتیاطی کی وجہ سے شہید ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسی بے احتیاطی کی وجہ سے شہید ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی بے احتیاطی کی وجہ سے شہید ہوئے۔ مصر میں ایک دفعہ مسلمان نماز پڑھ رہے تھے کہ ان پر اچانک حملہ کر دیا گیا۔ شاید اُنہوں نے پہرہ مقرر نہیں کیا تھا جیسے آجکل کے مولوی ہمارے پہرہ پر اعتراض کرتے ہیں اسی طرح اس زمانہ میں لوگ اعتراض کرتے ہوں گے۔ چونکہ نیا مُلک فتح ہؤا تھا اس لئے اُنہوں نے اس خیال سے کہ لوگ اعتراض نہ کریں کہ نماز کے وقت بھی یہ پہرہ رکھتے ہیں اپنے لئے پہرہ مقرر نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہؤا کہ دُشمن نے نماز کی حالت میں کئی صفیں قتل کر دیں اور پھر کہیں جاکر اگلی صف والوں کو پتہ لگا کہ دُشمن نے حملہ کر دیا ہے۔ بیسیوں صحابہؓ مارے گئے اور سینکڑوں دوسرے مسلمان شہید ہوئے۔ پس پہرہ ایک ضروری چیز ہے لیکن اس کی ایسی شکل بنا دینا کہ پہرہ ہی رہ جائے اور کام ختم ہو جائے یہ بھی ایک لغو بات ہے۔ آخر ہر ایک نے مرنا ہے پس ایسی احتیاط جو خلافت کو بادشاہت کا رنگ دے دے یا تنظیم کو غیر معمولی شان و شوکت والی چیز بنا دے یہ نہ تنظیم کہلا سکتی ہے اور نہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے یہ کوئی پسندیدہ امر ہے۔ اصل حفاظت خدا تعالیٰ کرتا ہے بندے نہیں کرتے اور یہ چیز جو آج نظر آ رہی ہے یہ احتیاط سے بالا ہو گئی ہے۔ لوگ اتنی دُور بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ تو شاید مجھے دیکھ رہے ہوں لیکن میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لئے مجھے شاذ و نادر ہی کسی کی شکل نظر آ رہی ہے۔ پس ان کو بھی قریب آنے کا موقع دینا چاہئے۔ باقی نگرانوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ ہوشیاری سے کام لیں۔ بھلا ایسے احمقوں نے حفاظت کیا کرنی ہے جن کے سامنے ایک شخص رائفل لے کر آجاتا ہے، اسے اُٹھاتا ہے، نشانہ باندھتا ہے اور فائر کرنے کی کوشش

کرتا ہے۔ مگر نہ انہیں رائفل لاتے وقت وہ نظر آتا ہے، نہ رائفل اُٹھاتے وقت نظر آتا ہے، نہ نشانہ باندھتے وقت نظر آتا ہے، نہ اِرد گرد بیٹھنے والوں کو پتہ لگتا ہے کہ فلاں شخص رائفل چلانے لگا ہے حالانکہ رائفل ایسی چیز ہے کہ ایک ہاتھ مارا جائے تو وہ دُور جا پڑے اور اس کا نشانہ آسمان کی طرف چلا جائے۔ پس رائفل کا سوال نہیں سوال پستول کا ہے مگر اس میں بھی تب کامیابی ہوتی ہے جب کوئی پچاس ساٹھ فٹ سے نشانہ لگائے اور ایک منٹ تو نشانہ لگانے میں ہی صرف ہو جاتا ہے۔ اگر پاس کے لوگ ذرا بھی ہوشیار ہوں تو وہ صرف ایک کُہنی کی حرکت سے اس کے نشانہ کو ختم کر سکتے ہیں بلکہ کُہنی تو الگ رہی سانس کی تیزی سے بھی نشانہ بگڑ جاتا ہے۔ اگر کسی کو پتہ لگے کہ کوئی شخص پستول چلانے لگا ہے اور وہ ذرا اپنی کہنی اسے مار دے تو اتنی معمولی سی بات سے ہی اس کا نشانہ خطا ہو جاتا ہے۔ پس یہ کھیل مَیں پسند نہیں کرتا اس کی فوراً اصلاح کی جائے۔ جلسہ کے وقت میں تو اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ راتوں رات اس کی اصلاح ہو جانی چاہئے ورنہ کل میں تقریر کے لئے نہیں آؤں گا اور دوستوں کو خلافت کے لئے جو مکانات بنائے گئے ہیں ان میں ملاقات کا موقع دوں گا اور کہہ دوں گا کہ مُجھ سے مصافحہ کر لو اور چلے جاؤ۔ ایسے ماحول میں تقریر کرنے کے لئے مَیں نہیں آسکتا۔ ہماری جماعت ایک مخلصین کی جماعت ہے اور دُور دُور سے لوگ جلسہ سالانہ کے لئے آتے ہیں۔ ان کو مُجرم کے طور پر بٹھا دینا اور ڈربہ کے طور پر بند کر دینا ایسی چیز ہے جسے میری غیرت برداشت نہیں کرتی۔ وہ مُجھ سے محبت کرتے ہیں اور مَیں اُن سے محبت کرتا ہوں۔ پھر ہم میں اتنی دُوری کیوں ہو؟

دوسری طرف پہرہ کا انتظام بہت ناقص ہے۔ پہلے بہت سے آدمی ہؤا کرتے تھے مگر اس دفعہ اتنے آدمی نظر نہیں آتے۔ جلسہ گاہ کے متعلق مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر لوگوں کے لئے سٹیج سے پندرہ بیس فٹ پرے جگہ بنا دی جائے تو غالباً کافی ہو گا۔ بے شک نگرانوں کی یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ دیکھتے رہیں کہ کوئی شریر آدمی تو اندر نہیں آگیا۔ مگر یہ بھی نامناسب امر ہے کہ کسی ایک شریر کی وجہ سے سارے مُحبّوں کو دُور بٹھا دیا جائے۔

اِسی طرح مَیں کارکنوں کو توجّہ دلاتا ہوں کہ وہ بے تحقیق رپورٹیں نہ کیا کریں۔ درست رپورٹیں کیا کریں۔ بے شک ہم یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ سلسلہ کا روپیہ ضائع ہو۔ مگر ہم یہ بھی برداشت نہیں کرسکتے کہ مہمانوں کی ہتک ہو۔ اب مَیں جلسہ کا افتتاح کرکے جاتا ہوں۔ اس کے بعد دوسری کارروائی شروع ہوگی۔"

(الفضل 11 جنوری 1953ء)

1: النسآء :72